127398 ـ احرام کے وقت مشروط احرام نہیں باندھا اور مکہ نہ جانے دیا جائے اور واپس اپنے ملک جانے کی صورت میں کیا حکم ہو گا

سوال

میں نے مدینہ کے میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھا لیکن شرط نہ لگائی، اور ویزہ ختم ہونے کی بنا پر پولیس نے مکہ نہیں جانے دیا تو میں اپنے ملك واپس آ گیا، اب مجھے یہ بتائیں کہ میرے ذمہ کیا لازم ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص نے عمرہ یا حج کا احرام باندھا اور پھر کسی مانع کی بنا پر اسے بیت اللہ تك جانے سے روك دیا گیا اگر تو اس شخص نے احرام باندھتے وقت شرط لگائی اور " اللهم محلی حيث حبستنی " یعنی اے اللہ مجھے جہاں روك دیا گیا میں وہاں حلال ہو جاؤنگا اس پر کوئی شئ نہیں ہوگی.

لیکن اگر اس نے احرام باندھتے وقت شرط نہ لگائی ہو تو وہ محصر شمار ہوگا اور جہاں اسے روك دیا گیا ہے وہ وہیں ایك بکری ذبح کر کے حلال ہو جائیگا، چاہے وہ حرم کی حدود میں ہو یا حرم کی حدود سے باہر حل میں، اور وہ گوشت وہاں کے فقراء و مساکین میں تقسیم کیا جائیگا یا پھر اسے حرم کے فقراء کو لے جا کر دیا جائیگا، پھر وہ حلق کرا کر یا بال چھوٹے کروا کے حلال ہو جائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اللہ کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو، اور اگر تمہیں روك دیا جائے تو جو قربانی میسر ہو کرو، اور اس وقت اپنے سر نہ منڈواؤ جب تك قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ نہ پہنچ جائے البقرة (196).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل علم اس پر متفق ہیں کہ جب محرم شخص کو مشرکین میں سے یا کوئی اور دشمن روك دے اور اسے بیت اللہ تك نہ جانے دے اور وہ کوئی پرامن راستہ نہ پائے تو اسے احرام سے حلال ہونے کا حق حاصل ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے بالنص بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور اگر تمہیں روک دیا جائے تو جو قربانی میسر ہو کرو .

اور حدیث سے ثابت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ کے مقام پر روک دیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ قربانی کر کے سر منڈوا کر حلال ہو جائیں، چاہیے کسی نے حج عمرہ کا باندھ رکھا تھا یا حج کا یا دونوں کا.

ہمارے امام (امام احمد رحمہ اللہ) اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہم اللہ کا قول یہی ہے....

اکثر اہل علم کے قول کے مطابق محصر شخص یعنی جسے روک دیا گیا ہو اس پر بطور ھدی جانور قربان کرنا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر تمہیں روک دیا جائے تو جو قربانی میسر ہو .

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: مفسرین کے ہاں اس آیت کی تفسیر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ آیت حدیبیہ کے موقع پر روک دیے جانے پر پر نازل ہوئی " انتہی

دیکھیں: المغنی (3 / 172).

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ حج تمتع کرنے والے پر قیاس کرتے ہوئے محصر شخص کے پاس قربانی نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے تو یہی اختیار کیا ہے کہ محصر شخص کے پاس اگر ھدی اور قربانی نہ ہو تو اس پر روزے لازم نہیں ہونگے، اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے احصار والی آیت میں اس کا ذکر نہیں فرمایا.

اور اس لیے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ غریب و فقراء تھے، اور پھر حدیث میں یہ بھی وارد نہیں کہ جس کے پاس قربانی نہ تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دس روزے رکھنے کا نہیں کہا.

دیکھیں: الشرح الممتع (7 / 184 ، 185).

اس بنا پر اب آپ پر واجب ہے کہ آپ کسی شخص کو مکہ میں بکرا ذبح کر کے گوشت فقراء و مساکین کو تقسیم کرنے کا وکیل بنائیں، پھر آپ حلق یا قصرکروا کر حلال ہو جائیں.

حلال ہونے تك آپ کے لیے احرام کی ممنوعہ اشیاء سے پرہیز کرنا ہوگی.

اور جہالت کے عرصہ میں اگر کوئی ممنوعہ کام جہالت کی وجہ سے ہوا ہے تو آپ پر کچھ لازم نہیں ہوتا.

اور اگر آپ ہدی ذبح نہیں کر سکتے تو آپ حلق یا قصر کروا کر احرام سے حلال ہو جائیں.

واللہ اعلم .